خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 13-اپریل 1999ء - 25ذی الحجہ 1419ہجری - 13-شہادت 1378ہش جلد 49-84 نمبر 81

دعا کی عظمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی چیز دعا سے زیادہ معزز اور باعث تکریم نہیں ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل الدعاء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا۔ اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف (دین حق) ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148-149)

قبولیت دعا کا نشان

حضرت مولوی رحمت علی صاحب آف پھیروچیچی کا بیان ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کا آموں کا باغ بعض غیر از جماعت دوستوں نے پھل پر خرید رکھا تھا۔ اس سال خشک سالی تھی اور پھل زیادہ گرنے کے باعث سخت نقصان ہو رہا تھا ایک دن انہوں نے مجھے خاص طور پر کہا کہ اپنے مرشد سے بارش کے لئے دعا کرائیں۔ چنانچہ اسی روز جب حضرت صاحب عصر کے بعد باغ میں تشریف لائے تو میں نے دعا کے لئے عرض کی۔ یہ سنتے ہی آپ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے کے فوراً بعد فرمایا واپس گھر چلو حالانکہ آپ شام تک چہل قدمی کیا کرتے تھے خاکسار نے صاحبزادی کو اٹھایا ہوا تھا میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ ابھی آپ اور حضرت اماں جان الدار میں داخل ہی ہوئے تھے کہ معمولی سی بدلی سے موسلادھار بارش شروع ہو گئی اور نالیاں پانی سے بھر کر بہنے لگ گئیں یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان تھی بارش کے رکنے پر جب میں واپس باغ والوں کے پاس خوشی خوشی گیا تو وہ سب کھڑے ہو گئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہمیں پہلے پتہ ہوتا کہ آپ کے پیر و مرشد خدا تعالیٰ تک اتنے پہنچے ہوئے ہیں تو ہم اپنے اس قدر نقصان سے قبل ہی دعا کی درخواست کر دیتے۔

("میرے والدین" صفحہ 16، 17 مؤلفہ احسان الٰہی صاحب معلم وقف جدید ربوہ)

شادی کے 40 سال بعد بیٹا ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے 37 برس ہو چکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باوجود اتنی عمر گذر جانے کے بھی اولاد کی نعمت سے نوازے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے ایسے دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد کا ہونا ناممکن نظر آتا ہے میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے 40 سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا"

(الفضل 27- جولائی 1971ء ص 3)

ہماری دعا تدبیر اور تدبیر دعا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

دنیا کی حسنات کے لئے کوشش کرنے کا بھی حکم ہے۔ ہماری دعا تدبیر اور تدبیر دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم (دین حق) کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق حسنات دنیا کے حصول کی کوشش کرو لیکن صرف اپنی کوششوں پر بھروسہ نہ رکھو بلکہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات کی ہدایت دے اور پھر ایسے طریقوں سے تمہیں وہ دنیوی حسنات عطا کرے جو تم پر خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں کھولنے والی ہوں اور خدا سے دور لے جانے والی نہ ہوں۔

پس تم دعا کرو کہ حقیقی معنی میں جو حسنات ہیں وہ تمہیں ملیں یعنی محض کوشش اور تدبیر ہی نہ کرو بلکہ دعا بھی کرو۔ چنانچہ (اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا کی بھلائی عطا فرما) کے الفاظ میں خدا نے خود ہی دعا بھی سکھا دی اور چونکہ دنیا کی اس مختصر سی زندگی کے بعد ایک نہ ختم ہونے والی اخروی زندگی ملنی ہے اس لئے ساتھ ہی (اور آخر میں بھی بھلائی عطا فرما) اخروی حسنات کے ملنے کا بھی ذکر کر دیا۔ اور پھر (ہمیں آگ کے عذاب سے بچا) کے الفاظ میں اخروی زندگی کی تکالیف سے بچنے کا بھی ذکر ہے۔ بہرحال جب ہم دنیوی لحاظ سے سوچتے ہیں تو (دین حق) کی تعلیم ہمارے لئے دنیوی حسنات اور شرف اور بزرگی کے سامان پیدا کرتی ہے۔ بشرطیکہ انسان کی تدابیر دعاؤں کی بنیاد پر استوار ہوں۔

دنیوی حسنات میں سے مثلاً تجارت ہے۔ دین حق میں تجارت کے جو اصول بتائے گئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر تجارتیں کامیابی سے چلتی ہیں اگرچہ کامیابی کی سب سے بڑی ضمانت تو دعا ہے لیکن اس کے جو دوسرے اصول بتائے گئے ہیں ان کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً دیانت داری ہے۔ (دین حق) نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ لین دین میں دیانت داری سے کام لو۔ اور کوئی کھوٹ نہ ہو۔ نہ طبیعت میں کھوٹ ہو۔ اور نہ مال میں تو اس سے تجارت خوب چمکتی ہے۔

(الفضل 28- اکتوبر 1992ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ: عبدالسمیع خان

نمبر15

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر5 حصہ نمبر2
ریکارڈنگ 5- اگست 94ء

آدم کو سکھائے جانے والے اسماء

البقرہ- آیت 32 علم آدم الاسماء-
اب یہاں بات آخری خلیفہ سے پہلے خلیفہ کی طرف منتقل ہو گئی ہے پہلے خلیفہ کا نام آدم تھا پس آدم کو جو نام سکھائے ہیں وہ ان انبیاء کے نام تھے جو بعد میں آنے والے تھے اور ان ناموں میں سب سے بڑا سب سے بڑا بالا و برتر نام حضرت محمد رسول ﷺ کا نام تھا تو آدم کو وہ نام بتا دئے جو اس کی صلب سے پیدا ہونے تھے اور فرشتے اس مضمون سے بے خبر تھے فرمایا تمام تر اسماء آدم کو سکھا دئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا- اب یہ ذرا مشکل آیت ہے اس کو ٹھہر ٹھہر کر ترجمہ کریں اور ضمیروں کو پہچانیں پھر سمجھ آئے گی- اسماء مذکر نہیں ہے- اسماء مؤنث ہے جیسے کہ فرمایا الاسماء کلھا- یاد رکھیں کہ تمام نام بطور مؤنث کے مذکور ہو رہے ہیں کیونکہ اسماء جمع ہے اسم کی اور یہ تانیث کا صیغہ ہے تو آدم کو وہ سارے نام سکھا دئے پھر کیا کیا- عرضھم پھر انہیں ملائکہ کے سامنے پیش کیا اور یہ ھم کون تھے نام تو مونث ہیں ان کی طرف تانیث کے صیغے میں اشارہ کیا- ھم سے مراد انبیاء کی ذات ہے انبیاء کے وجود ہیں جو کشفی طور پر ظاہر کئے گئے ہیں اس وقت- فرشتوں سے فرمایا کہ ذرا نام تو بتاؤ یہ کون لوگ ہیں اور ان کو اس کا علم نہیں تھا- آدم کو بتایا گیا تھا لیکن اس کی صلب سے انہوں نے پیدا ہونا تھا تو اس پر انہوں نے اپنے عجز کا اظہار کیا-

ان کنتم صٰدقین کا لفظ جو ہے یہ بھی بہت اہم ہے یہاں ان کنتم صٰدقین اگر تم سچے ہو کس بات میں سچے ہو- یہ تو دعویٰ ہی نہیں تھا کہ ہم عالم الغیب ہیں ہم سب کو جانتے ہیں- انہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ فساد پھیلانے والے پیدا ہوں گے اور وہ سارے وجود معصوم تھے جو نام ان کے سامنے پیش کئے گئے ان کے چہرے فسادیوں کے چہرے نہیں تھے وہ مجسم امن کی تصویریں تھیں- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پہچانتے ہو ان کو تم یہ کہہ رہے تھے کہ فساد برپا ہو گا خلیفہ کے پیدا ہونے سے- ان کے چہرے تو دیکھو کیا یہ فسادیوں کے چہرے ہیں ابھی تم سچے ہو تو بتاؤ کہ پھر یہ کون لوگ ہیں؟ کیسے لوگ ہیں اس پر فرشتوں کو اپنی نادانی کا احساس ہوا- انہوں نے کہا پاک ہے تو ہمیں کچھ علم نہیں سوائے اس کے جو تو ہمیں عطا فرمائے-

البقرہ آیت انبئھم باسماء ھم یہاں ھم کی ضمیر پھر نبیوں کی طرف چلی گئی- اب ان کو اے آدم تو بتا کہ کون لوگ ہیں جو آنے والے ہیں- اور اس پر آدم نے ان کو خبر دی جب بتا دیا کہ کون لوگ تھے جن کی بات ہو رہی تھی خلافت سے کیا مراد ہے خلیفۃ اللہ کیسے کیسے آئیں گے دنیا میں- اور ان کی سرداری میں وہ خلیفہ کون ہو گا جس کا خدا نے فرمایا تھا کہ میں پیدا کرنے والا ہوں- یہ سب باتیں معلوم کرنے کے بعد اللہ مخاطب ہوتا ہے ان سے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں سماوات اور زمین کے غیبوں کو بہت زیادہ جانتا ہوں سب سے زیادہ جانتا ہوں- اور میں بہت زیادہ جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو-

فرشتوں کا سجدہ

البقرہ آیت 35- اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے سامنے جھک جاؤ- سجدہ کا معنی ایک تو یہ ہے کہ خدا کے حضور جس طرح سر زمین پہ ٹیک دیتے ہیں اس طرح جھک کر عبادت کرنا ایک سجدے کا مطلب ہے تابع ہو جانا فرمانبرداری کرنا- آدم کے حوالے سے فرمانبرداری کا مضمون ہے مگر بہت سے محتاط ترجمہ کرنے والوں نے آدم کی خاطر سجدہ کا ترجمہ کر دیا ہے کہ آدم کی خاطر خدا کو سجدہ کرو مگر میرے نزدیک اس کی ضرورت نہیں ہے- وہ یہ سوچتے ہیں کہ خدا کے سوا تو کسی کو سجدہ جائز ہی نہیں ہے اب خود فرشتوں کو کہہ دے کہ سجدہ کرو خدا کی سنت کے خلاف ہے اس لئے ل کا یہ فائدہ اٹھایا جائے اس کو کی بجائے اس کی خاطر کر دیا جائے پس ہمارے تراجم میں جو آپ یہ پڑھتے ہیں آدم کے لئے سجدہ کرو یہ وجہ ہے یہ ترجمہ کرنے کی- مگر میرے نزدیک سجدہ صرف عبادت کا سجدہ نہیں ہے بلکہ اطاعت کو بھی سجدہ کہتے ہیں اور بہت سے پرانے بادشاہوں میں رواج تھا اب تک حالیہ دور تک یہ رواج رہا ہے ہندوستان میں کہ بادشاہوں کو سجدہ کرتے تھے عبادت کا نہیں بلکہ اطاعت کا- یہ بتانے کے لئے کہ ہم کلیتاً آپ کے تابع فرمان ہیں- تو کچھ شرک کا پہلو پیدا ہوتا دکھائی دیتا ہے- مگر اگر خالصتاً اطاعت کا مضمون ہو تو پھر شرک نہیں ہے- اس شرک کے خفی پہلو کو بھی آگے جا کر خدا کھول کر واضح فرما دے گا کہ وہ نہیں ہے- یہاں اس کا ترجمہ یوں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو-

دعا کرتے رہو

ہر طرح سے وہ سلامت ہوں پتا کرتے رہو
سائباں سر پر رہے قائم دعا کرتے رہو

تیز ہوتی جا رہی ہے روز بہکاوے کی دھوپ
صدق دل سے روز تجدیدِ وفا کرتے رہو

اسکی محفل میں ملے گی زندگی در زندگی
اس میں شرکت قافلہ در قافلہ کرتے رہو

لطفِ حسنِ حوصلہ محفوظ رکھنے کے لئے
روز تعمیرِ فصیلِ حوصلہ کرتے رہو

جانے کس رستے سے وہ آئے گا اپنا شہسوار
شہر کا ہر راستہ- پیراستہ کرتے رہو

جس نے منزل کے تعین کی ہمیں توفیق دی
اس خدا کی ہر گھڑی حمد و ثنا کرتے رہو

ہے لغت کوئی میسر اور نہ استادوں کا قرب
پھر بھی قدسی خوب لکھتے ہو لکھا کرتے رہو

عبدالکریم قدسی

ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا مدِ نظر رکھو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں-
یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوق خدا' جب تک یہ حالت نہ ہو جاوے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جاوے اور کوئی شیطان رہزن نہ ہو سکے- اس وقت تک ٹھوکر کا اندیشہ ہے- لیکن جب دنیا کی برائی بھلائی ہی نہ ہو بلکہ خدا کی خوشنودی اور ناراضگی اس پر اثر کرنے والی ہو- یہ وہ حالت ہوتی ہے جب انسان ہر قسم کے خوف و حزن کے مقامات سے نکلا ہوا ہوتا ہے- اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو کر پھر اس سے نکل جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا شیطان اس لباس میں ہنوز اس کے ساتھ ہوتا ہے- لیکن اگر وہ عزم کرے کہ آئندہ کسی وسوسہ انداز کی بات کو سنوں گا ہی نہیں' تو خدا اسے بچا لیتا ہے-
(ملفوظات جلد اول صفحہ 554)

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ صائمہ مریم صاحبہ

قسط اول

ایک دعا گو اور خادم خلق ہستی

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

میرا ایک ہی بیٹا ہے دعا کریں کہ وہ ہزاروں کے برابر ہو

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے والد حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب موضع کلر سیداں کلاں ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور سادات خاندان کے فرد تھے آپ کے والد سید گل حسن شاہ صاحب ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ حضرت سیدہ ام طاہر کی والدہ ماجدہ 13' 14 نومبر 1923ء کی درمیانی شب عمر 55 سال وفات پاگئیں آپ کا نام حضرت سیدہ سعیدۃ النساء تھا۔

ولادت

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ بمقام رعیہ ضلع سیالکوٹ میں 1905ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کا اسم گرامی مریم تھا۔ مگر جماعت میں آپ اپنے اکلوتے اور عظیم فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی نسبت سے ام طاہر کے نام سے جانی جاتی ہیں۔

پہلا نکاح اور اس کا پس منظر

حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ ابھی دو اڑھائی برس کی تھیں کہ آپ کا نکاح 30۔ اگست 1907ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرزند حضرت مسیح موعود سے کر دیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب کی عمر اس وقت آٹھ سال اور چند ماہ تھی۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بہت نیک اور حلیم الطبع تھے۔ حضرت مسیح موعود کو آپ سے خاص محبت اور انس تھا۔ صاحبزادہ صاحب جب بیمار ہوئے تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کی شادی ہو رہی ہے۔ یہ خواب سن کر آپ نے فرمایا کہ ایسی خواب کی تعبیر تو موت ہے۔ مگر اسے ظاہری رنگ میں پورا کر دینے سے بعض دفعہ تعبیر ٹل جاتی ہے۔

چنانچہ آپ نے سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی اہلیہ محترمہ سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہ سے فرمایا کہ آپ کی لڑکی مریم ہے اگر آپ پسند کریں تو اس سے مبارک احمد کی شادی کر دی جائے۔ انہوں نے کہا مجھے کوئی عذر نہیں۔ چنانچہ یہ شادی ہو گئی۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وفات پاگئے۔

دوسرا نکاح

حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی روایت ہے کہ جب مبارک احمد فوت ہو گیا اور مریم بیگم بیوہ رہ گئیں تو حضرت مسیح موعود نے گھر میں ایک دفعہ یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ یہ لڑکی ہمارے گھر میں ہی آئے تو اچھا ہے۔ یعنی ہمارے بچوں میں سے ہی کوئی اس کے ساتھ شادی کرے تو بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں تو ایسا نہ ہو سکا لیکن حضور کی خواہش اور ارشاد کے تحت 7۔ فروری 1921ء کو بیت مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا اعلان نکاح ہوا۔

مبارک اولاد

آپ کی اولاد میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ' صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ' صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

اکلوتے بیٹے کے متعلق

آرزو

آپ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے دعا کریں کہ وہ ہزاروں کے برابر ایک ہو۔ آپ ہر وقت تڑپ کر خود بھی دعا کرتیں خدا کرے کہ یہ خادم دین ہو میں نے اسے خدا کے رستہ میں وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حقیقی معنوں میں واقف بنائے اور پھر آپ آنسوؤں کے ساتھ یہ جملے بار بار دہراتی تھیں۔

خدایا! میرا طاہر! تیرا پرستار ہو! یہ عابد و زاہد ہو! اسے خادم دین بنائیو۔ اسے اپنے عشق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق اور حضرت مسیح موعود کے عشق میں سرشار کیجو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کئی مرتبہ بڑی رقت سے اس بات کا اظہار کیا کہ میرا "طاہری مریم مرحومہ کی دلی آرزوؤں کا بہترین ثمر ہے۔ ان کو اس بات کی تڑپ تھی کہ ان کا یہ اکلوتا بیٹا صحیح معنوں میں دین کا خادم ہو۔"

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد خصوصاً اکلوتے فرزند کو آپ کی دعاؤں اور تربیت کے نتیجہ میں بے حد نوازا دین اور دنیا میں ترقیات عطا فرمائیں۔ اور آپ کا وجود نوع انسانی کے لئے بے حد نافع وجود ہے۔

مالی قربانیاں

سلسلہ احمدیہ کی ترقی واستحکام کے لئے جو مالی قربانیاں حضرت ام طاہر نے پیش کیں وہ نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے ماہوار خرچ نپا تلا ملتا تھا۔ آپ چندہ کی ہر تحریک میں پیش پیش رہتیں۔ یہاں تک کہ تحریک جدید کے امانت ذاتی کے شعبہ میں بھی آپ نے محض ثواب کی خاطر حصہ لے رکھا تھا۔ الغرض جماعتی چندوں اور خدمات میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ اس جہت سے آپ کے نیک نمونے کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔ جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

☆ مہر کے ایک ہزار روپے' ایک سوا سی روپے کے زیور اور ایک ہزار روپے نقد کے چھٹے حصہ کی نیز ترکہ کے دسویں حصہ کی وصیت یکم نومبر 1923ء کو کی جسے 11 مئی 1927ء کو بڑھا کر ایک تہائی کر دیا۔

☆ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین میں آپ بھی شامل تھیں۔

☆ تعمیر بیت فضل لندن کے لئے آپ نے چودہ روپے نقد کے علاوہ طلائی زیور سمیت ڈیڑھ سو روپیہ دیا۔

☆ 1931ء میں بیت فضل لندن کی تعمیر و مرمت کے لئے احمدی مستورات نے مزید دس ہزار روپیہ پیش کیا۔ اس میں آپ کا چندہ بھی شامل تھا۔

☆ جلسہ سالانہ کے لئے 80 دیگوں کی تحریک پر آپ نے اور دیگر خواتین نے 34 دیگیں پیش کیں سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ اور خلافت ثانیہ کی پچیس سالہ جوبلی 1939ء میں منائی گئی۔ 3 لاکھ روپیہ جوبلی فنڈ کے لئے تجویز ہوا۔ دس ہزار روپیہ کی فراہمی کا عزم خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کی خواتین نے کیا۔ آپ نے دو سو روپیہ دیا۔

☆ جنگ عظیم دوم کے آثار پیدا ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 500 من غلہ کی فراہمی کی تحریک فرمائی آپ نے 5 من غلہ پیش کیا۔

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی مالی قربانیوں کی ایک طویل داستان ہے۔ جنہیں مکمل طور پر احاطہ تحریر میں لانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ صرف یہ چند جھلکیاں ہی اس سلسلہ میں پیش کی جا سکی ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کس طرح سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

عظیم خدمات سلسلہ

آپ نے جہاں فقید المثال اور عظیم مالی قربانیاں پیش کیں وہیں آپ دینی اور جماعتی کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیتی تھیں۔ آپ بہت سی غیر معمولی خوبیوں اور صلاحیتوں کی مالک تھیں۔ دینی اور جماعتی کاموں میں حصہ لینا آپ کا نمایاں وصف تھا۔ صحت کی خرابی کے باوجود آپ کی روح جماعتی کاموں میں حصہ لینے کے لئے ہر وقت چوکس سپاہی کی طرح استادہ اور چشم براہ رہتی تھی۔ ہر تحریک کا نہایت جوش اور اخلاص کے ساتھ استقبال کرتی تھیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنے ذاتی اثر اور دن رات کی جدوجہد سے مستورات میں ایک غیر معمولی جوش اور تحریک پیدا کر دیتی تھیں۔

آیئے آپ کی خدمت سلسلہ کی چند جھلکیاں دیکھتے ہیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت تھی کہ نصرت گرلز ہائی سکول کی نگرانی لجنہ کرے چنانچہ نظارت تعلیم کے مشورہ کی روشنی میں 5 ممبرات کی ایک کمیٹی زیر صدارت حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ قائم کی گئی۔ جون 1930ء میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ بھی اس کی ممبر مقرر ہوئیں۔

☆ جلسہ سالانہ خواتین 1930ء میں بحیثیت منتظمہ خدمات سرانجام دیں اور "عورتوں کی اصلاح خود ان کے ہاتھ میں" کے موضوع پر تقریر کی۔

☆ جلسہ سالانہ 1931ء میں بھی آپ زنانہ جلسہ گاہ کی منتظمہ تھیں۔ اس جلسہ میں حضرت صاحب نے خواتین کو مالی قربانی کرنے کے ساتھ ساتھ سلائی' تعلیم اور تقاریر میں دیگر مستورات سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور عورتوں کے ایثار اور قربانی کی تعریف کی۔

☆ 1933ء کے جلسہ سالانہ میں آپ نے بحیثیت سیکرٹری لجنہ اور منتظمہ سالانہ رپورٹ پیش کی۔

☆ جون 1936ء میں حضرت صاحب کی ہدایت کی تعمیل میں محلہ وار کمیٹیاں قائم کرنے کا آپ نے اہتمام کیا۔

☆ 1937ء میں آپ نے لجنہ لاہور کو غرباء فنڈ دینے کی تحریک فرمائی۔ اس فنڈ سے مقامی غرباء کی مدد کی جاتی تھی۔ سیرۃ النبی ﷺ کے جلسے آپ کے مکان میں منعقد کئے جاتے۔ آپ کی زیر صدارت اشاعت مصباح کے لئے قائم شدہ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1939ء میں سلسلہ کے قیام پر نصف صدی اور خلافت ثانیہ کے قیام پر ربع صدی نیز وعدہ الٰہی کے موافق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لمبی عمر عطا ہونے پر شکر خداوندی ادا کرنے کے لئے خلافت جوبلی منائی گئی۔ حضرت صاحب کی خواہش پر لوائے احمدیت مردوں اور خواتین رفقاء نے مل کر تیار کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی زیر نگرانی خواتین رفقاء نے سوت کاتا۔

مئی 1943ء میں آپ حضرت مصلح موعود کی معیت میں دہلی تشریف لے گئیں۔ آپ نے وہاں کی لجنہ عہدہ داران کو بحیثیت صدر لجنہ مرکزیہ قیمتی نصائح سے نوازا۔ جو اجلاسات میں در ثمین کثرت سے پڑھنے' فرماں برداری کی روح پیدا کرنے' امور خیر میں جلدی کرنے' دعوت الی اللہ کو اپنا مقصد بنانے اپنا نیک نمونہ پیش کرنے' بچوں کی تربیت کی طرف متوجہ کرنے نیز لجنہ کے ساتھ تعاون سے متعلق تھیں۔ آپ نے عہدہ داران کا انتخاب کروایا۔ کارکنات کے فرائض بیان کئے۔ نیز لجنہ کو امۃ الحی لائبریری کی شاخ کھولنے کی بھی تحریک کی۔

(مصباح مارچ 1944ء(-) احمد ص 93‘95)

الغرض آپ نے جب سے لجنہ کا کام خود سنبھالا تو کم علمی کے باوجود اس میں جان ڈال دی۔ آج کی لجنہ ایک منظم جماعت ہے اس میں ترقی کرنے کی بے انتہا قابلیت موجود ہے۔ بیواؤں کی خبرگیری۔ یتامیٰ کی پرسش' کمزوروں کی پرسش' جلسہ کا انتظام' باہر سے آنے والی مہمان مستورات کی مہمان نوازی' غرض ہر بات میں عمدہ انتظام کیا۔ اور اسے ترقی دی۔ غور کا مقام ہے جب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سب انتظام بیماری کی حالت میں اور اکثر حصہ گرم پانی سے بھری ہوئی ربڑ کی بوتلوں کے درمیان چارپائی پر لیٹے ہوئے کیا جاتا تھا۔ اللہ! اللہ! کیا فرض شناسی اور کیا سلسلہ کے کاموں سے محبت کا حال ہے۔ اور ہم سب کے لئے قابل تقلید نمونہ۔

سیرت کے چند نمایاں پہلو

خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت۔ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کا جذبہ غالب اور نمایاں تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ "ایک دفعہ میں نے انہیں یہ حدیث سنائی کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے آپؐ کے ایک صحابیؓ نے قیامت کے متعلق سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم قیامت کے متعلق پوچھتے ہو کیا اس کے لئے کوئی تیاری بھی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! اگر تیاری سے نماز اور روزہ مراد ہے تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ میں اپنے دل میں خدا اور اس کے رسول کی سچی محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ درست ہے تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ انسان اپنی محبوب ہستیوں سے جدا نہیں کیا جائے گا" حضرت مرزا بشیر احمد

باقی صفحہ 6 پر

مکرم منیر الدین احمد صاحب

تحریک جدید کے ابتدائی مجاہدین

ولی داد خان صاحب

ابتدائی پچیس تیس نوجوانوں میں سے جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں ایک نوجوان ولی داد خان صاحب تھے۔ ان کو افغانستان کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھجوایا گیا۔ دینی تعلیم کے علاوہ یہ کچھ طب بھی جانتے تھے اور معمولی امراض کے علاج کے لئے دوائیاں اپنے پاس رکھتے تھے۔

کچھ مدت تک مرکز انہیں خرچ دیتا رہا۔ پھر مرکز سے خرچ ملنا بند ہو گیا۔ ان کی اپنی بھی یہی خواہش تھی۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ان کو مشورہ دیا کہ اس علاقہ میں طب شروع کر دیں اور آہستہ آہستہ جب لوگ مانوس ہو جائیں تو انہیں احمدیت کی طرف بلایا جائے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایسے مواقع بہم پہنچا دیئے۔ کہ انہوں نے اس علاقہ میں دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ کھلے طور پر دعوت الی اللہ سے انہیں مرکز کی طرف سے روکا گیا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ یہ کام کرتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے کہ جب کبھی پنجاب جاؤ تو قادیان بھی دیکھ آیا کرو۔

رفتہ رفتہ جب لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہ احمدی ہیں تو انہوں نے ان کے گھر والوں پر زور دینا شروع کر دیا کہ تمہیں اس فتنہ کے انسداد کا کوئی خیال نہیں۔ تمہارے گھر میں کفر پیدا ہو گیا ہے۔ اور تم اس سے غافل ہو۔ چنانچہ اس قدر برانگیختہ کیا گیا کہ وہ قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔

ولی داد خان صاحب بعض دوائیاں خریدنے کے لئے ہندوستان میں آئے۔ جب واپس اپنے علاقہ کی طرف گئے۔ تو ان کے چچا زاد بھائی اور سالے نے ان پر گولیوں کے متواتر تین چار فائر کر کے انہیں شہید کر دیا۔

مکرم عدالت خان صاحب

اسی طرح ایک اور نوجوان جو اس تحریک کے ماتحت چین گئے تھے۔ وہاں وفات پا گئے۔ گو ان کی وفات طبعی طور پر ہوئی مگر ایسے رنگ میں ہوئی۔ کہ وہ موت بھی اپنے اندر شہادت کا رنگ رکھتی ہے۔ اس نوجوان نے بھی ایسا اخلاص دکھایا جو نہایت قابل قدر ہے۔

1934ء میں جب تحریک جدید کا اعلان ہوا اور حضرت مصلح موعود نے تحریک فرمائی۔ کہ نوجوانوں کو غیر ممالک میں نکل جانا چاہئے۔ تو یہ نوجوان جو دینیات کی متفرق کلاس میں پڑھتے تھے۔ عدالت خان ان کا نام تھا تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔

حضور کی تحریک پر بغیر اطلاع دیئے کہیں چلے گئے۔ یہ سمجھا گیا۔ کہ جس طرح طالب علم بعض دفعہ پڑھائی سے دل برداشتہ ہو کر بھاگ جایا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی بھاگ گئے ہیں۔ مگر دراصل وہ حضور کی تحریک پر ہی باہر گئے تھے مگر انہوں نے اس کا ذکر کسی سے نہ کیا۔

ہمارے ہاں عام طور پر صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ اور دوسرے شہداء کا ذکر ہوتا رہتا ہے اس لئے ان کو یہی خیال آیا۔ کہ میں بھی افغانستان جاؤں اور وہاں دعوت الی اللہ کروں۔ انہیں یہ بھی علم نہ تھا۔ کہ غیر ملک میں جانے کے لئے پاسپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ نہ ہی انہیں پاسپورٹ حاصل کرنے کے ذرائع کا علم تھا۔ وہ بغیر پاسپورٹ کے نکل کھڑے ہوئے اور افغانستان کی طرف چل دیئے۔

جب افغانستان میں داخل ہوئے تو چونکہ وہ بغیر پاسپورٹ کے تھے اس لئے حکومت نے انہیں گرفتار کر لیا اور پوچھا کہ پاسپورٹ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ تو میرے پاس کوئی نہیں۔ انہیں قید کر دیا گیا۔ مگر جیل خانہ میں انہوں نے دعوت الی اللہ کا کام کرنا شروع کر دیا۔

کوئی مہینہ بھر قید میں رہے کہ افسروں نے رپورٹ کی کہ اسے رہا کر دینا چاہئے ورنہ یہ قیدیوں کو احمدی بنا لے گا۔ چنانچہ انہوں نے ان کو ہندوستان کی سرحد پر لا کر چھوڑ دیا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ میں آپ کی تحریک پر افغانستان گیا تھا اور وہاں میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ اب آپ بتائیں کہ میں کیا کروں۔ حضور نے انہیں چین جانے کا مشورہ دیا۔

چنانچہ وہ چین کے لئے روانہ ہو گئے اور چلتے وقت انہوں نے ایک اور لڑکے کو بھی تحریک کی کہ وہ ساتھ چلے۔ اس لڑکے کا نام محمد رفیق تھا اور وہ ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ وہ بھی ساتھ تیار ہو گیا۔ اس کے چونکہ رشتہ دار موجود تھے اور بعض ذرائع بھی اسے میسر تھے اس لئے اس نے کوشش کی اور اسے پاسپورٹ مل گیا۔

جس وقت یہ دونوں کشمیر پہنچے تو محمد رفیق تو آگے چلا گیا۔ مگر عدالت خان صاحب کو پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے روک لیا گیا۔ بعد میں گاؤں والوں کی مخالفت اور راہداری کی تصدیق نہ ہو سکنے کی وجہ سے وہ کشمیر میں ہی رہ گئے اور وہاں اس انتظار میں بیٹھے رہے کہ اگر مجھے موقع ملے تو میں نظر بچا کر چین چلا جاؤں۔ مگر چونکہ سردیوں کا موسم تھا اور سامان ان کے پاس کم تھا۔ اس لئے کشمیر میں انہیں ڈبل نمونیہ ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔

عدالت خان صاحب کا ایک عجیب واقعہ دوستوں نے سنایا۔ جسے سن کر رشک آتا ہے کہ احمدیت کی صداقت کے متعلق انہیں کتنا یقین اور وثوق تھا۔ وہ ایک گاؤں میں بیمار ہوئے جہاں کوئی علاج میسر نہ تھا۔ جب ان کی حالت بالکل خراب ہو گئی تو وہ کہنے لگے کہ کسی غیر احمدی کو تیار کرو جو احمدیت کی صداقت کے متعلق مجھ سے مباہلہ کر لے اگر کوئی ایسا غیر احمدی مل گیا تو میں بچ جاؤں گا اور اسے دعوت الی اللہ بھی ہو جائے گی۔ ورنہ میرے بچنے کی اور کوئی صورت نہیں۔

شدید بیماری کی حالت میں یہ یقین اور وثوق بہت ہی کم لوگوں کو میسر ہوتا ہے۔ کیونکہ ننانوے فیصد اس بیماری سے مر جاتے ہیں اور بعض تو چند گھنٹوں کے اندر ہی وفات پا جاتے ہیں۔

ایسی خطرناک حالت میں جبکہ ان کی یقینی موت کا ننانوے فیصد یقین کیا جا سکتا تھا انہوں نے اپنا علاج یہی سمجھا کہ کسی غیر احمدی سے مباہلہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مباہلہ ہو جائے تو یقیناً خدا مجھے شفا دے گا اور یہ ہو سکتا ہی نہیں کہ میں اس مرض سے مر جاؤں۔

اس واقعہ سے ان کا اخلاص ظاہر ہے۔ اسی طرح ان کی دور اندیشی بھی ثابت ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک اور نوجوان کو خود ہی تحریک کی کہ میرے ساتھ چلو اور وہ تیار ہو گیا۔ اس طرح گو عدالت خاں فوت ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے بیج کو ضائع نہیں کیا بلکہ ایک دوسرے شخص نے جسے وہ ساتھ لے گئے تھے احمدیت کے جھنڈے کو پکڑ کر آگے بڑھنا شروع کیا اور مشرقی شہر کاشغر پہنچ گیا اور وہاں دعوت الی اللہ شروع کر دی۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہاں کے ایک دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرما دی۔ حاجی جنود اللہ صاحب ان کا نام ہے وہ اسی دعوت کے نتیجہ میں قادیان گئے اور تحقیق کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حاجی جنود اللہ صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ بھی احمدی ہو گئیں۔ ان کی اولاد آجکل سرگودھا میں آباد ہے اور دانتوں کا کلینک چلاتے ہیں۔ تو اس طرح عدالت خان صاحب کی قربانی رائیگاں نہیں گئی۔ بلکہ احمدیت کو اس علاقہ میں پھیلانے کا ذریعہ بن گئی۔

یہ ایسا علاقہ ہے جس میں احمدیت کی اشاعت کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ایسے ایسے خطرناک اور دشوار گزار رستے ہیں کہ ان کو عبور کرنا ہی بڑی ہمت کا کام ہے۔ حاجی جنود اللہ صاحب کی والدہ بتاتی تھیں کہ رستہ میں وہ ایک مقام پر تین دن تک گھٹنوں کے بل چلتی رہیں۔ ایسے سخت رستوں کو عبور کر کے ہماری جماعت کے ایک نوجوان کا اس علاقہ میں پہنچنا اور لوگوں کو دعوت الی اللہ دینا بہت بڑی خوشی کی بات ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم)

مطالبات تحریک جدید کا

خلاصہ

○ "تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر صاحب

برصغیر کا پہلا مطبوعہ اخبار۔ ہکی گزٹ 1780ء

انسان نے جب سے معاشرتی زندگی کا آغاز کیا ہے۔ اخبار نویسی کسی نہ کسی رنگ میں معاشرے میں موجود رہی ہے۔ کیونکہ اظہار رائے اور اپنے احساسات' خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کی خواہش ابتدا سے ہی جاری ہے۔ اس خواہش نے صحافت کو جنم دیا۔ لیکن جدید صحافت اپنی تخلیق' ارتقاء اور نشوونما کے لحاظ سے طباعت کی مرہون منت ہے۔

طباعت کا پس منظر

اگرچہ طباعت کی ایجاد کا سہرا چینیوں کے سر پر ہے اور ابتدا میں وہاں ٹھپہ کی چھپائی ہوا کرتی تھی لیکن اس ایجاد سے یورپ اور دنیا کے دیگر ممالک بالکل بے خبر تھے۔ دیگر جدید ایجادات کی طرح مطبع کی ایجاد کا اعزاز بھی یوروپین اقوام کو حاصل ہے۔ برصغیر میں طباعت کا آغاز یورپ میں چھاپہ خانہ کی ایجاد کی وجہ سے ہوا۔

1454ء کی بات ہے کہ جرمنی کے شہر Mainz کے مقام پر وہاں کے ایک باشندہ جوہان گوٹن برگ Johan Gutenberg نے چھاپہ ایجاد کیا۔ چھاپہ خانہ میں سانچے میں ٹائپ کے حروف ڈھالے گئے اور کچھ دستاویزات چھاپی گئیں۔ دو سال کے بعد اس میں بائبل چھپی۔ یوں چھپائی کا یہ فن جرمن سے نکل کر پورے یورپ میں پھیل گیا۔

یورپ کا پہلا باقاعدہ اخبار جرمنی کے شہر آگس برگ سے 1609ء میں جاری ہوا۔ اس اخبار کا نام
Avisa Relation Oder Zeitung
تھا۔ انگلستان سے پہلا اخبار 1622ء میں اور امریکہ کا پہلا اخبار 1690ء میں بوسٹن شہر سے شائع ہونا شروع ہوا۔

برصغیر میں مطبع کی آمد

برصغیر پاک و ہند میں طباعت کی ابتدا پرتگیزیوں نے کی۔ 1550ء کا تذکرہ ہے کہ ایک پرتگیزی جہاز سے چھاپے کا سامان اتارا گیا اور سات سال بعد ہندوستان کے شہر "گوا" میں چھاپہ قائم کیا گیا۔ دراصل عیسائی مشنریوں کو مسیحیت کی تبلیغ کے لئے لٹریچر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر پرتگیزی مشنریوں نے مطبع لگایا اور کتب کی اشاعت شروع کی۔ کتب کی اشاعت کے بعد اخبارات و رسائل کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔

اخبار کی ابتدا

برصغیر میں اخبارات کا آغاز کسی نہ کسی رنگ میں بہت پرانا ہے لیکن مطبوعہ اخبارات کا آغاز انگریزوں نے کیا۔ سلطنت مغلیہ کا دارالحکومت تو دہلی تھا لیکن ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلکتہ کو اپنا مرکز بنایا۔ اس لئے یہاں سرکاری اور نجی مطبع خانے لگے۔ پھر یہیں سے برصغیر کی مطبوعہ صحافت کا آغاز ہوا۔

اس سلسلہ میں پہلی کوشش 1766ء میں کی گئی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ملازم ولیم بولٹس نے بوجوہ نوکری سے استعفیٰ دے دیا اور کلکتہ کے بعض مقامات پر ایک اشتہار چسپاں کیا کہ کلکتہ میں چھاپہ خانہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بے حد تکلیف ہے۔ انگریز رعایا کے لئے یہ بڑی اہم بات ہے کہ وہ ایک دوسرے کا حال جان سکیں ایسی صورت میں چھاپہ خانہ کا قیام ضروری ہے۔ جو لوگ اس تجویز پر عملی اقدامات کریں میں ان کی مدد کرنے کو تیار ہوں اور میرے پاس بہت سا مواد موجود ہے جو میں لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

اس اشتہار سے ایسٹ انڈیا کمپنی والے سمجھ گئے کہ ولیم بولٹس اخبار نکالنے کی تیاری کر رہا ہے۔ وہ ہمیں بدنام کرنے کے لئے لوگوں میں مسودات پہنچانا چاہتا ہے۔ چنانچہ کمپنی نے 18۔ اپریل 1768ء کو ایک حکم نامے کے ذریعہ کہ یہ شخص لوگوں میں کمپنی کے خلاف نفرت پھیلا رہا ہے اس لئے فوراً بنگال کی حدود سے نکل جائے۔ اور ستمبر کے مہینہ میں یورپ چلا جائے۔ بہرحال ولیم بولٹس کو ہندوستان چھوڑنا پڑا یوں اخبار نکالنے کی یہ اول کوشش ابتدا میں ہی ناکام ہو گئی۔ اگرچہ برصغیر کا پہلا مطبوعہ اخبار نکالنے کا اعزاز ولیم بولٹس حاصل نہ کر سکا لیکن اخبار نکالنے کی کوشش کا سہرا اسی کے سر ہے۔

پہلا مطبوعہ اخبار۔

1780ء

ولیم بولٹس کی ہندوستان بدری کے 12 سال بعد تک خاموشی رہی۔ 1780ء کا سال وہ سال ہے جس میں ایک شاہسوار صحافت نمودار ہوا جس نے برصغیر کی مطبوعہ صحافت کی بنیاد ڈالی۔ اور کلکتہ کی یورپی زندگی میں ہلچل مچا دی۔ اس شخص کا نام جیمز آگسٹس ہکی (James Augustus Hicky) تھا۔ ہکی طباعت کے پیشہ سے وابستہ تھا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے لئے طباعت کا کام کیا کرتا تھا۔ 1780ء میں اس نے کلکتہ سے برصغیر کا پہلا مطبوعہ اخبار جاری کیا۔ اخبار کا نام "بنگال گزٹ یا کلکتہ جنرل ایڈورٹائزر" تھا لیکن یہ اخبار اپنے مدیر کے نام کی وجہ سے ہکی گزٹ (Hicky's Gazette) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جیمز ہکی اگرچہ زیادہ پڑھا لکھا نہیں تھا لیکن ذہین آدمی تھا اور طباعت کے فن سے خوب آگاہ تھا۔ ہکی نے اپنا اخبار ایسٹ انڈیا کمپنی کی مخالفت میں جاری کیا تھا۔ اخبار کے آغاز سے ہی کمپنی اور سرکاری ملازموں کے کئی سکینڈل شائع کرنے شروع کر دیئے یوں اس نے ابتدا میں ہی کمپنی کی دشمنی مول لے لی۔ گویا برصغیر کی مطبوعہ صحافت، کا آغاز سنسنی خیزی کے ساتھ ہوا۔

ہکی کا اخبار 12X8 انچ کے چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا یعنی الفضل کے سائز کے قریباً برابر۔ اس میں زیادہ تر اشتہارات ہوتے۔ مضامین کی اکثریت ایسے مواد پر مشتمل ہوتی جس میں ارباب بست و کشاد کے خلاف زہریلے اشارات کئے جاتے تھے۔ لکھنے کا طریق یہ تھا کہ کسی خیالی ڈرامے میں مضحکہ خیز کردار مخالفوں کو دیئے جاتے ان کے اصل نام تو درج نہ ہوتے لیکن پڑھنے والے اشارے سمجھ جاتے تھے۔ اس نے کمپنی کے گورنر جنرل تک کو طنز کا نشانہ بنایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اولاً کمپنی نے اس سے ڈاک کی مراعات واپس لے لیں اس طرح ہکی کو پرچے تقسیم کرنے کے لئے ہرکارے رکھنے پڑے۔ ثانیاً کلکتہ کے انگریز چرچ کے مشنری پر بعض الزامات پر مبنی مواد ہکی نے شائع کیا جس پر اس نے اہانت کا مقدمہ چلایا اس طرح ہکی کو چار ماہ قید اور جرمانے کی سزا ہوئی۔ عدالت نے حکم دیا کہ جب تک ہکی جرمانہ نہ دے رہا نہ کیا جائے۔ اس کے باوجود ہکی اپنی پالیسی پر قائم رہا اور 1781ء میں ہکی سے 80 ہزار روپے کی ضمانت کا مطالبہ ہوا آج سے دو سو سال قبل یہ رقم اتنی بڑی تھی جیسے آج کسی سے 80 لاکھ ضمانت مانگی جائے۔ لازمی نتیجہ یہ تھا کہ وہ اس کو ادا کرنے سے قاصر رہا اور قید و بند میں رہا۔ اس صورتحال میں مالی حالات کمزور ہو گئے۔ مسلسل معاشی بدحالی کی وجہ سے ہکی کا اخبار جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔

ہکی گزٹ کا پہلا شمارہ 29/ جنوری 1780ء کو شائع ہوا اور مارچ 1782ء میں ہکی کا چھاپہ خانہ بحق سرکار ضبط ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان کے پہلے اخبار بنگال گزٹ یعنی ہکی گزٹ کی مختصر مگر ہنگامہ خیز زندگی کا چراغ گل ہو گیا۔ دوبار سزا کاٹنے کے باوجود ہکی کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی بلکہ اس کا "ذوق گناہ" تیز تر ہوتا گیا بالآخر مسٹر ہکی اور اس کے اخبار سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے حکومت کو ایک ہی طریقہ ہاتھ میں آیا کہ اس کا چھاپہ خانہ بحق سرکار ضبط کر لیا جائے۔

برصغیر کا یہ پہلا مطبوعہ اخبار انگریزی زبان میں تھا وہ دو سال تک جاری رہا اس کا انداز سنسنی خیزی پر مشتمل تھا اور اس کی پالیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کی مخالفت اور یورپین لوگوں کے سکینڈل اچھالنا تھی۔ اس اخبار کے دو سالہ دور میں کئی مشکلات کا سامنا رہا۔ پہلے ڈاک کی سہولت ختم ہوئی۔ پھر ایڈیٹر پس زنداں چلا گیا اور بالآخر مطبع بحق سرکار ضبط ہوا۔ لیکن یہ دو سال برصغیر میں ایک صحافتی تاریخ رقم کر گئے اور اسے برصغیر کا پہلا مطبوعہ اخبار ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور اس اخبار کو دیکھ کر کئی شہروں سے دیگر اخبارات نکلنا بھی شروع ہوئے یوں برصغیر کی صحافت کا ارتقاء شروع ہوا۔

برصغیر میں ابتدا صحافت انگریزوں کی طرف سے ہوئی اس لئے ان کی زبان بھی انگریزی تھی۔ اٹھارہویں صدی میں جس قدر اخبارات بھی نکلے وہ سب یورپین لوگوں نے نکالے تھے ان میں ایک بھی دیسی زبان میں نہ نکلا تھا۔ ان اخبارات کا مزاج رنگ ڈھنگ سب ولائتی تھا۔ ان اخبارات کے مدیران اور مالک سب انگریز تھے اور اخبارات زیادہ تر یورپ کے اخبارات کا چربہ ہوا کرتے تھے۔ ہم اٹھارہویں صدی کی صحافت کو "ہندوستان کی بدیسی اخبار نویسی" کہہ سکتے ہیں۔ اٹھارہویں صدی کے اخبارات کلکتہ' بمبئی اور مدراس سے نکلا کرتے تھے۔ ہندوستان کی مقامی زبانوں اردو' فارسی' ہندی' گجراتی وغیرہ میں اخبارات کا آغاز انیسویں صدی میں ہوا جس سے ہندوستانی صحافت نئے دور میں داخل ہو گئی اور مقامی لوگ میدان صحافت میں آئے اور لوگوں میں علم سیکھنے اور اخبار بینی کا شوق پیدا ہوا۔

مالی معاملات میں واقفین نو اور

ان کے خاندانوں کی ذمہ داری

○ واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔ اس ضمن میں ایک اہم بات جو بتانی چاہتا ہوں کہ حضرت مصلح موعود نے واقفین کی تحریک کے ساتھ ایک یہ بھی تحریک فرمائی کہ امیر گھروں کے بچوں کے لئے باقی افراد کو یہ قربانی کرنی چاہئے کہ اس کے وقف کی وجہ سے اس کے لئے خصوصیت کے ساتھ کچھ مالی مراعات مہیا کریں اور یہ سمجھیں کہ جتنا مالی لحاظ سے ہم اس کو بے نیاز بنائیں گے اتنا بہتر رنگ میں وہ قومی ذمہ داریوں کی امانت کا حق ادا کر سکے گا۔ اس نصیحت کا اطلاق صرف امیر گھرانوں پر نہیں بلکہ غریب گھرانوں پر بھی ہوتا ہے۔ ہر واقف زندگی گھر کو یعنی ہر گھر جس میں کوئی واقف زندگی ہے آج ہی یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ خدا ہمیں جس پر رکھے گا ہم اپنے واقف زندگی تعلق والے کو اس سے کم معیار پر نہیں رہنے دیں گے یعنی جماعت کے مطالبے کی بجائے بھائی اور بہنیں یا ماں باپ اگر زندہ ہوں اور توفیق رکھتے ہوں یا دیگر قریبی مل کر یہ انتظام بنائیں گے کہ واقف زندگی بچہ اپنے زندگی کے معیار میں اپنے گھر والوں کے ماحول اور ان کے معیار سے کم تر نہ رہے۔ چنانچہ ایسے بچے جب زندگی کی دوڑ میں حصہ لیتے ہیں تو کسی قسم کے (Inferiority Complex) یعنی احساس کمتری کا شکار نہیں رہتے اور امانت کا حق زیادہ بہتر ادا کر سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 89-2-17)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ یوسف سہیل شوق صاحب

دلچسپ مشغلے' کارآمد چیزیں' صحت مند تفریح

صنعتی نمائش کے ذریعہ خدام کی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار

نمائش کی چند خاص اشیاء کا تعارف

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان عرصہ پانچ سال سے آل پاکستان صنعتی نمائش کا انعقاد کر رہی ہے۔ پہلے اس کا انعقاد 14۔ اگست کو یوم آزادی کے موقع پر ہوا کرتا تھا۔ اس سال یہ نمائش 23 تا 25۔ مارچ کو منعقد کی گئی۔ اس نمائش میں ملک کے مختلف علاقوں سے احمدی ہنر مند خدام اپنی ایجادات اور بعض اشیاء تیار کر کے لاتے ہیں۔ اہل ربوہ نے اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح ہزاروں کی تعداد میں تشریف لا کر احمدی ذہین اور باصلاحیت افراد کی لائی ہوئی اشیاء کو دیکھا اور ان کے معیار کو سراہا۔ اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ذیل میں ہم ان چند خاص اشیاء کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس سال اس نمائش میں قابل دید اور قابل ذکر تھیں۔

بلب مجلس اسلام آباد نے ایک خاص قسم کے بلب کی نمائش کی جس میں ایک سینسر لگا ہوا تھا۔ اس کی خاص بات یہ تھی کہ یہ رات ہوتے ہی خود بخود آن ہو جاتا ہے اور صبح کی روشنی نمودار ہوتے ہی بجھ جاتا ہے۔

ٹیلی فون ایکسچینج اسلام آباد میں ایک ادارہ بولان کنسالیڈیٹڈ ٹوٹل سپورٹ کے نام سے الیکٹرونکس کا کاروبار کرتا ہے۔ ماضی میں صدر کے بارونق چوک میں بولان ریڈیوز کے نام سے ان کی دکان سارے پنڈی میں مشہور تھی۔ اب یہ اسلام آباد میں منتقل ہو گئے ہیں اور خدا کے فضل سے کاروبار میں بھی نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس نمائش میں ایک ٹیلی فون ایکس چینج پیش کیا۔ جس میں ایک یا دو ڈائریکٹ لائنوں سے 8 مزید ایکس ٹنشن دی گئی ہیں۔ یہ مختصر سا ایکس چینج ایک ڈبے میں بند ہے اس کو یہ ادارہ کمرشل سطح پر تیار کرتا ہے ایک لائن سے مزید چار لائنوں کی ایکس ٹنشن کی لاگت 7-8 ہزار ہے۔ جبکہ دو لائنوں سے آگے مزید آٹھ لائنوں کی ایکس ٹنشن پر 18 سے 20 ہزار کی لاگت آتی ہے۔

کہانیوں میں سنا جاتا تھا کہ تالی بجانے سے جن حاضر ہو جاتا ہے اسلام آباد کی مجلس نے ایک ایسی چیز نمائش میں پیش کی جس کی یہ خوبی ہے کہ تالی بجانے سے یا چٹکی بجانے سے کوئی بھی بجلی کی چیز آف یا آن کی جاتی ہے۔ یعنی تالی بجائیں تو بلب جل پڑتا ہے اور دوبارہ تالی بجانے پر بجھ جاتا ہے۔

صنعتی نمائش میں گوجرانوالہ کی جماعت نے ایسے احمدی حجاج کرام کی تصاویر کا البم نمائش میں پیش کیا جنہوں نے حال کے چند سالوں میں حج کرنے کی سعادت پائی۔

شیشے کا نلکا سانگھڑ کی مجلس نے شیشے کا ایک نلکا بنایا جو پانی کھینچتا ہے۔ ایک خادم نے اسے چلا کر دکھایا۔ اسی مجلس کی طرف سے ایک گلوب بنایا ہوا تھا جو ہر وقت گھومتا رہتا تھا اس پر لکھا تھا 'میں تیری (دعوت الی اللہ) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

تبرک کوٹ مجلس بدوملہی ضلع نارووال نے حضرت مسیح موعود کے کوٹ کے ایک ٹکڑے کا تبرک نمائش میں پیش کیا۔ یہ تبرک اس وقت مکرم خواجہ مسعود احمد صاحب کی ملکیت ہے۔

نادر سکے اور میڈل اسلام آباد کی مجلس کی طرف سے مکرم نادر سیدین موجود تھے ان کو پرانے سکے' دستاویزات' اور پرانی کرنسی جمع کرنے کا شوق ہے۔ ان کے پاس ان اشیاء کا نادر ذخیرہ موجود ہے جس کی مالیت کئی لاکھ روپے ہے۔ ان کے پاس کوہاٹ شہر کی تعمیر کی اصل دستاویزات محفوظ ہیں۔ کلیکٹرز ایسوسی ایشن ان دستاویزات کی قیمت 6 لاکھ روپے لگا چکی ہے۔

مکرم نادر سیدین صاحب کے پاس 110 ممالک کے پرانے 350 کرنسی نوٹ ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس پرانے وقتوں کے میڈل بھی موجود ہیں۔ 1868ء میں ملکہ وکٹوریہ کے دور کا ورجن میڈل بھی موجود ہے جو سویلین افراد کو دیا جاتا تھا یہ پاکستان کے تمغہ امتیاز کے برابر ہے۔

ایک گیم چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کی مجلس نے اعصابی قوت کی مہارت جانچنے کے لئے ایک دلچسپ گیم رکھی اس کا نام زمین سے چاند تک رکھا گیا ہے۔ اس میں ایک گول دائرے کو ایک ٹیڑھے میڑھے راستے سے گذارنا ہوتا ہے اگر یہ دائرہ اس راستے سے ٹچ کر جائے تو آواز پیدا ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ اس کھیل میں ناکام ہو گئے ہیں۔ یہ کھیل ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب نے تیار کی ہے۔

لفٹ مجلس چک چٹھہ کے احمد رضوان چاند صاحب نے لفٹ مشین بنائی 5 منزلوں کی اس لفٹ کے ماڈل میں جس منزل تک آپ چاہیں لفٹ حرکت کرتی ہے۔ اور متعلقہ منزل پر رک جاتی ہے اور پھر آپ چاہیں تو اوپر یا نیچے آجاتی ہے۔

بیج میاں ارشاد اللہ صاحب قیادت ضلع حافظ آباد نے مختلف سبزیوں اور بوٹیوں کے بیجوں کو لفافوں میں سجایا ہوا ہے۔ صحیح نام بتا کر آپ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔

فٹ بال سیالکوٹ کی گھریلو صنعت میں فٹ بال سازی کا نام ساری دنیا میں مشہور ہے۔ فٹ بال کے ورلڈ کپ میں پاکستان کے بنے ہوئے فٹ بال استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے نمونے بھی نمائش میں رکھے گئے ہیں۔

سرگودھا کی مجلس نے ریموٹ سے بجلی کا بلب آف یا آن کرنے کا نظام بنایا ہے۔ یعنی رات کو سوتے وقت جب آپ گرم بستر میں ہوں اور نیند غلبہ کرے تو بستر سے اٹھنے کو دل نہیں کرتا۔ ایسے میں آپ ریموٹ سے بجلی کا بلب بند کر سکتے ہیں۔

لکڑی کی تصاویر سرگودھا کے اشتیاق احمد نے ہینڈی کرافٹس کے نمونے کے طور پر لکڑی سے تصاویر بنائی ہیں۔ جو دیکھنے میں بہت خوبصورت لگتی ہیں۔ اس کے علاوہ کی چین KEY CHAIN اور مختلف نام وغیرہ لکڑی سے بنائے ہیں۔ یہ سارا کام ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ اور بڑی نفاست اور مہارت کا تقاضا کرتا ہے۔

موبائل فون کا اینٹینا مجلس جہلم نے موبائل فون کا اینٹینا جسے کار ریفلیکٹر کہتے ہیں بنایا ہوا ہے۔ کسی شہر میں جہاں موبائل فون کی رینج نہ ہو آپ اس اینٹینا کو چھت پر لگا کر بذریعہ وائر موبائل فون کا استعمال کر سکتے ہیں۔

ریشم کے کیڑے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے چند ماہ پیشتر آیت الکرسی کی تفسیر میں ریشم کے کیڑے کا ذکر فرمایا تھا۔ منڈی بہاؤالدین کے مکرم اکرام اللہ صاحب نے گتے کے ڈبوں میں ریشم کے کیڑے پالنے کا عملی مظاہرہ کیا۔ یہ کیڑے شہتوت کے پتوں پر پلتے ہیں اور گھروں میں اور فارموں پر وسیع پیمانے پر پالے جاتے ہیں۔ انڈے سے لے کر ریشم بننے تک 45 دن لگتے ہیں۔ اور جب یہ کیڑا ریشم بنا لیتا ہے تو دو دن کے اندر اگر اس کے اندرونی کیڑے کو گرم پانی سے نہ ابالا جائے تو پھر ریشم کا کیڑا اس ریشم میں سوراخ کر کے نکل جاتا ہے۔ پھر یہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کو دھوپ سے بچایا جاتا ہے کیونکہ دھوپ سے بھی کیڑا مر جاتا ہے۔

ایک ڈبے میں 30-35 کیڑے ہوتے ہیں۔

کوٹ کا تبرک نواب شاہ کی مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لمبے کوٹ کا تبرک نمائش کے لئے رکھا۔ یہ کوٹ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ نے 1938ء میں مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب گھوکھووال کو دیا تھا۔ چوہدری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باڈی گارڈ کے فرائض عرصے تک انجام دیئے تھے۔ یہ براؤن رنگ کا گرم کوٹ ہے۔ جو اب مکرم محمد انور شاہد صاحب نواب شاہ کی ملکیت ہے۔

یہ نمائش دلچسپ اور رنگا رنگ کی اہم اشیاء کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدی دماغوں کو مزید صلاحیتیں عطا کرے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ارشادات قائد اعظم

ہمیں اسی مسلک کو اپنا نصب العین بنانا چاہئے کہ

ہم سب ایک ہی مملکت کے مساوی الحیثیت شہری ہیں

قائد اعظم نے فرمایا:۔

○ "جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکستان کو ختم کر دیں گے بڑی بھول میں مبتلا ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس پاکستان کا جواب مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے"۔

"میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تو نے ہی یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں بخشی ہے۔ تو ہی یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر و استقلال عطا فرما۔ اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں"۔

(بیان قائد اعظم 24 اگست 1947ء)

○ "آپ آزاد ہیں اپنے مندروں اور مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں آپ کسی مذہب' فرقہ' عقیدہ سے تعلق رکھیں اس سے کاروبار سلطنت کو کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور مساوی الحیثیت۔ ہمیں اس مسلک کو اپنے اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہئے"۔

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب 11 اگست 1947ء)

"ہمیں قوم کی حیثیت سے ایک ہو کر رہنا چاہئے۔ بڑی پرانی کہاوت ہے۔ کہ اتحاد میں قوت ہے۔ اتحاد میں فتح ہے۔ اور اختلاف میں شکست"۔

(7۔ اپریل 1948ء لیکچر پشاور)

بقیہ صفحہ 4

صاحب لکھتے ہیں کہ "میں نے دیکھا کہ جب میں نے ہمشیرہ مرحومہ کو یہ حدیث سنائی تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور وہ بے ساختہ کہنے لگیں کہ میں بھی اپنے دل کو ایسا ہی پاتی ہوں۔ میں نے کہا پھر آپ کو بھی رسول خدا کی یہ خوشخبری مبارک ہو کہ آپ بھی اپنی محبوب ہستیوں کے ساتھ جگہ پائیں گی۔

شریعت کے مطابق نوافل بجا لاتیں۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ باجماعت نماز عورتوں پر فرض نہیں ہے آپ اکثر گرمیوں میں لمبے عرصے تک گھر کی مستورات کو ساتھ لے کر اور خود ان کی امام بن کر انہیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھایا کرتی تھیں۔ اور جہری قرأت والی نمازوں میں بلند اور پرسوز آواز سے آیات قرآنی پڑھا کرتیں۔

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تحقیق عمل الترب کے متعلق ضروری اعلان

○ 14- ستمبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنچ زبان کے پروگرام سوال و جواب کے دوران ایک دوست کے سوال پر کہ Psychokinesis کو سائنس دان نہیں مانتے' حضور نے جو جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض سائنس دان نہیں مانتے مگر دوسرے سائنس دان مانتے ہیں- یہ ایک سائنٹفک حقیقت ہے تاہم احمدی سائنس دانوں کو چاہئے کہ خود اس پر تجربات کریں اور سائنٹفک بنیادوں پر اس کو ثابت کریں-

Psychokinesis سے مراد ہے کہ ذہنی و نفسیاتی طاقت (Energy) سے مادہ (Matter) کو متاثر کیا جا سکتا ہے مثلاً ذہنی توجہ سے اور ذہن کی طاقت سے بغیر مادی طاقت استعمال کئے ٹھوس مادی چیزوں میں حرکت پیدا کی جا سکتی ہے' ان کو توڑا جا سکتا ہے یا ان کی شکل تبدیل کی جا سکتی ہے وغیرہ-

حضرت مسیح موعود نے بھی اس علم کو تسلیم کیا ہے اور الہامی بنیاد پر اس کا نام عمل الترب رکھا ہے- (ازالہ اوہام' روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 259) بعض احمدی احباب Psychokinesis کا مشاہدہ کر چکے ہیں اور بعض خود صاحب تجربہ ہیں- اعلان ہذا کے ذریعہ تمام احمدی احباب خصوصاً سائنس دانوں اور دلچسپی و تجربہ رکھنے والے دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے سابقہ مشاہدات اور تجربات خاکسار کو بھجوائیں- نیز احمدی ماہرین اور سائنس دان اس سلسلہ میں مزید تجربات کریں- اس کا ریکارڈ رکھیں اور خاکسار کو بھجوائیں-

اس سلسلہ میں یہ بات احباب کے لئے دلچسپی کا موجب ہو گی کہ اس وقت دنیا بھر میں Psychokinesis میں صرف ماہرین نفسیات ہی نہیں ماہرین نباتات اور ماہرین طبیعات بھی بڑے انہماک سے دلچسپی لے رہے ہیں- مرکز میں متعلقہ معلومات "ادارہ تحقیق عمل الترب" جمع کر رہا ہے-

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ- برائے "ادارہ تحقیق عمل الترب"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رشید احمد صاحب ایاز دارالرحمت غربی کی ہمشیرہ محترمہ محمودہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک نعیم طاہر بوجہ کینسر ہسپتال میں داخل ہیں حالت تشویشناک ہے-

احباب ان کے لئے دعا کریں

تقریب شادی

مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی و مشرقی افریقہ حال مقیم ٹرن ہاؤٹ بیلجیئم تحریر کرتے ہیں-

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم عبدالاعلیٰ حسن کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ حمیرہ مبارک بنت مکرم مرزا مبارک احمد صاحب سول انجینئر ڈسکہ سے مورخہ 99-2-28 کو منعقد ہوئی- بارات ربوہ سے ڈسکہ پہنچی جہاں رخصتی کے وقت مکرم مرزا صدیق احمد صاحب نے دعا کروائی- اگلے روز مورخہ یکم مارچ 99ء کو میرے مکان واقع دارالعلوم غربی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا- قبل ازیں انکے نکاح کا اعلان ازراہ شفقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 4- ستمبر 96ء کو بیت السلام برسلز بیلجیئم میں بعد نماز مغرب و عشاء ایک لاکھ فرانک (BF) پر پڑھا تھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی-

دلہا اور دلہن مکرم قاضی محمد منیر صاحب (برادر اصغر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری) کورووال سیالکوٹ کے نواسہ اور نواسی ہیں- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے-

نکاح

مکرم ناصر احمد شاہد جرمنی ابن مکرم چوہدری محمد امین صاحب سٹوڈنٹ پی- ایچ- ڈی (الیکٹرانک) بوخم یونیورسٹی جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ خولہ خالد صاحبہ بنت مکرم شریف احمد خالد صاحب آف جرمنی کے ساتھ بعوض 21000 ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے 18- مارچ 1999ء کو بیت مبارک ربوہ میں پڑھا-

مکرم ناصر احمد شاہد صاحب مکرم محمد الدین صاحب تہالوی مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود و درویش قادیان کے نواسے ہیں- عزیزہ خولہ خالد صاحبہ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی بھانجی ہیں-

احباب جماعت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں-

○ مکرم حمورابی صاحب رفیق ابن مکرم ڈاکٹر رفیق احمد ساہی صاحب 91/P ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور کا نکاح عزیزہ آمنہ زاہد صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم زاہد صاحب حال جرمنی بعوض 2 لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 99-3-24 کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بمقام بیت المبارک ربوہ پڑھا- احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

مکرم سید نجم الحق صاحب کراچی میں ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 25- مارچ 1999ء کو نو بجے وفات پا گئے- مرحوم حکیم سید عبدالہادی صاحب کے فرزند اور مکرم سید شمس الحق صاحب مربی سلسلہ (دارالافتاء) اور سید قمرالحق صاحب شہید سکھر کے چھوٹے بھائی تھے- جنوری 1985ء میں جب مرحوم امیر ضلع سکھر تھے تو ایک مخالف احمدیت نے آپ کے جسم کے دائیں طرف کاربین سے تین فائر کئے- اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور انور کی دعا کا اعجاز دکھایا کہ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ شفا عطا فرمائے گا اور لمبی عمر پائیں گے- آپ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شفا عطا فرمائی- ڈاکٹرز بھی حیران تھے کہ بظاہر مردہ میں جان پڑ گئی- آپ کا دایاں کندھا- سینہ- پیٹ کا جگر والا حصہ بہت بری طرح زخمی ہوئے دایاں بازو کافی عرصہ فالج زدہ سا ہو گیا- جگر کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا- اب وقت کے ساتھ ساتھ بہت کمزور ہو گئے تھے اور خون صحیح طور پر نہیں بن رہا تھا- آپ اس شدید حملہ کے بعد 14 سال کا طویل عرصہ بقید حیات رہے- اور سکھر سے کراچی منتقل ہو کر حسب صحت وکالت کرتے رہے- بڑے شریف النفس- عبادت گذار خلیق اور ملنسار تھے مرحوم کا جنازہ موصی ہونے کی وجہ سے ربوہ لایا گیا اور اگلے روز 26- مارچ 1999ء نماز جمعہ کے بعد بیت اقصیٰ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی دعا محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے کروائی-

مرحوم نے بیوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں- احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے- آمین-

○ مکرم شیخ محمد انور صاحب صدر جماعت دنیاپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 99-3-27 کو خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ بشارت بیگم صاحبہ بعمر 58 سال وفات پا گئی ہیں- مرحومہ موصیہ تھیں' ان کا جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے دارالضیافت میں پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی- قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی- مورخہ 99-3-29 کو خاکسار کی خالہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب ملتان وفات پا گئی- نماز عید کے بعد خاکسار نے جنازہ پڑھایا جس میں تمام احباب نے شرکت کی- تدفین کے بعد شیخ اشفاق احمد صاحب نے دعا کرائی- اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے-

○ مکرم شہباز احمد صاحب مانگر کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان کے تایا زاد بھائی محمد حیات صاحب مانگر آف اونچا مانگٹ مورخہ 99-3-21 بعمر تقریباً 65 سال اچانک وفات پا گئے ہیں- ان کی نماز جنازہ اونچا مانگٹ میں مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے اسی روز پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی- احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

سیرت و سوانح حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب

○ مکرم و محترم حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب کپورتھلوی (رفیق حضرت مسیح موعود) کی سوانح حیات لکھنا مقصود ہے- جن احباب کے پاس کوئی خط' کوئی تحریر کوئی تصویر کوئی واقع جس کا انکی ذات سے تعلق ہو وہ لکھ کر خاکسار کو بھجوا دیں تعاون کا ممنون ہونگا- اللہ تعالیٰ اسکی جزا دے-

شیخ عقیل الرحمان فرزند حضرت شیخ مسعود الرحمان
109- علامہ اقبال روڈ لاہور 54000

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مطالعہ کتب

ماہ اپریل 1999ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ سوم" مقرر ہے- زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں-

مقابلہ مضمون نویسی ششماہی

ششماہی دوم کے لئے مضمون کا عنوان "حضرت مسیح موعود کا بچوں سے حسن سلوک" مقرر ہے- مضمون مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31- جولائی 1999ء ہے- ناظمین اطفال زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضامین لکھوا کر مرکز بھجوائیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کے لئے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 12- اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
13- اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-39
14- اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-12
14- اپریل۔ طلوع آفتاب 5-39

عالمی خبریں

اگنی ٹو میزائل کا تجربہ بھارت نے طویل فاصلے تک مار کرنے والے بین البراعظمی میزائل اگنی ٹو کا گذشتہ روز تجربہ کیا۔ یہ تجربہ اڑیسہ میں صبح 10 بجے کیا گیا۔ 20 میٹر لمبا یہ میزائل ایک ہزار کلوگرام تک مواد لے جا سکتا ہے۔ اس کی مار دو ہزار کلومیٹر تک ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے کہا کہ بیجنگ ہمارے نشانے پر ہے۔ بہت جلد طیارہ شکن، ٹینک شکن ہتھیار اور اگنی تھری کا بھی تجربہ کریں گے۔

مختلف ممالک کا ردعمل روس نے بھارت کی طرف سے اگنی ٹو کے تجربہ پر کہا ہے کہ بھارت نے اپنی سلامتی کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا ہے۔ جاپان نے کہا ہے کہ اس سے علاقے میں سلامتی پر گہرا اثر پڑے گا۔ برطانیہ نے تجربے کی مذمت کی ہے۔

امریکہ کا ردعمل امریکہ نے اگنی ٹو میزائل کے تجربے پر کہا ہے کہ اس سے میزائل دوڑ روکنے کی کوششوں کو دھچکا لگا ہے۔ اس سے علاقے میں امن و سلامتی کے اقدامات کو نقصان پہنچا ہے۔

فیصلہ کن کارروائی شروع امریکہ اور برطانیہ سمیت نیٹو کے فوجی حکام نے یوگوسلاویہ کے خلاف فیصلہ کن کارروائی شروع کر دی ہے۔ نئی حکمت عملی کے تحت سربیا اور کوسووو میں دفاعی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ سرب فوج کے زمینی دستوں ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر بھی حملے ہونگے۔ امریکہ نے مزید 82 طیارے بھیج دیئے۔ برطانوی طیارہ بردار جہاز بھی روانہ ہو گیا۔

یوگوسلاویہ کے لئے امدادی ٹرک ہنگری کے کسٹم حکام نے یوکرین سے آنے والے روسی ٹرکوں کے ایک قافلے کو روک لیا ہے۔ حکام کا شبہ ہے کہ ان میں گولہ بارود اور اسلحہ ہے جو روس کی طرف سے یوگوسلاویہ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ روس کا کہنا ہے کہ اس میں ادویات خوراک اور کمبل ہیں۔

امریکی طیاروں کے عراق پر حملے امریکی ایف-16 طیاروں نے عراق پر مزید حملے کئے اور میزائل برسائے گئے۔ عراق پر اب تک 160 حملے ہو چکے ہیں۔

الجزائر میں صدارتی انتخاب جمعرات کو الجزائر میں صدارتی انتخاب ہو رہا ہے جس میں 34 سالوں میں پہلی بار الجزائری ووٹر کسی سویلین صدر کا انتخاب کریں گے۔

سوڈان میں 120- قتل سوڈان میں باغیوں نے سرکاری ملیشیا کے 120- ارکان کو قتل کر دیا۔ جوابی فائرنگ سے 8- باغی بھی مارے گئے۔ باغیوں نے ملک کے مشرق میں واقع دو کیمپوں پر حملہ کر کے یہ کارروائی کی۔

طالبان کا مذاکرات سے انکار طالبان نے شمالی اتحاد کے ساتھ مزید مذاکرات سے انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کئے گئے۔

ملکی خبریں

عابدہ حسین کا استعفیٰ وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین وزارت سے مستعفی ہو گئی ہیں۔ بجلی چوری کے الزامات کی وضاحت کے لئے وزیراعظم نے ان کو طلب کیا تھا۔ سیدہ عابدہ نے جو صفائی پیش کی اسے وزیراعظم نے قبول نہیں کیا اور ان سے استعفیٰ طلب کیا جو عابدہ نے فوراً پیش کر دیا۔ استعفیٰ منظور کر لیا گیا۔

عابدہ کا بیان سابق وفاقی وزیر اور رکن قومی اسمبلی سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ واپڈا آپریشن جانبدار ہے۔ عدالت سے رجوع کروں گی۔ فیصل صالح حیات کا میٹر غائب تھا انہیں صرف نوٹس ملا۔ یہ صورت حال عزت دار لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ آپریشن کا رخ انڈسٹریل سیکٹر کی طرف ہونا چاہئے جہاں اربوں کی بجلی چوری ہونے کی اطلاعات تھیں۔ انہوں نے کہا کی بجلی چوری کا الزام چیئرمین واپڈا نے لگایا اور وہ فوج سے ہیں۔ عابدہ حسین کے خاوند اور رکن اسمبلی سید فخر امام نے کہا ہے کہ وہ مستعفی نہیں ہوں گے انہوں نے عابدہ کے فیصلے پر تبصرہ سے انکار کر دیا۔

فیصل صالح اور خالد کھرل عابدہ حسین کے استعفے پر ان کے سیاسی حریف سید فیصل صالح حیات نے کہا کہ نواز شریف نے بجلی چور کو اپنی کابینہ سے نکال کے اچھا کیا۔ پیپلز پارٹی کے ایک اور رہنما خالد کھرل نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا۔

بینظیر کی امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات محترمہ بینظیر بھٹو نے جو امریکہ اور کینیڈا کے یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے گئی تھیں واشنگٹن میں امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ سے طویل ملاقات کر کے اپنی متوقع نااہلی کے بارے میں ان کو بتایا۔ امریکہ نے یقین دلایا کہ وہ نواز شریف حکومت کے اپوزیشن کے خلاف اقدامات پر غور کریں گے۔

چیف جسٹس کا اضطراب سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ حکومت کو ہمارے اضطراب سے آگاہ کر دیا جائے کہ خصوصی عدالتوں کے قیام میں تاخیر ہو رہی ہے وفاقی حکومت نے ججوں کے دائرہ کار کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا۔

72 گھنٹوں میں جوابی تجربہ پاکستان 72 گھنٹوں میں اگنی ٹو کے جواب میں تجربہ کرے گا۔ وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا کہ ہم ایٹمی میزائل دوڑ سے دور رہنا چاہتے تھے لیکن اگنی ٹو کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

ملٹی پولر ورلڈ قائم کریں گے پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ چین سے ملکر ملٹی پولر ورلڈ قائم کریں گے۔ اسکی بنیاد اصول پسندی اور انصاف پر ہوگی۔ تبت اور تائیوان کے مسائل پر چین کی حمایت جاری رکھیں گے۔

پاک چین دوستی چین کے لیڈر لی ننگ نے کہا ہے کہ پاک چین دوستی ہمالیہ سے بلند، سمندر سے گہری اور [illegible]

ڈالر پرچیز / بروکرج ہاؤس
فارن کرنسی اور شیئرز کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
☎ 44339
730288

آپ کیلئے ایک اچھی خبر
نہایت سستے داموں کاپیاں دستیاب ہیں
-/5 روپے کارڈ والی کاپی 64 صفحات -/45 روپے فی درجن
-/10 روپے کارڈ والی کاپی 112 صفحات -/90 روپے فی درجن
-/10 روپے جلد والی کاپی 112 صفحات -/96 روپے فی درجن
-/15 روپے جلد والی کاپی 192 صفحات -/150 روپے فی درجن
-/20 روپے جلد والی کاپی 240 صفحات -/192 روپے فی درجن
-/25 روپے جلد والی کاپی 288 صفحات -/228 روپے فی درجن
-/30 روپے جلد والی کاپی 320 صفحات -/288 روپے فی درجن
-/40 روپے جلد والی کاپی 400 صفحات -/384 روپے فی درجن
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ - فون 212297